بسم اللہ الرحمن الرحیم

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (سورۂ ابراہیم: ۴۱)

"اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا"

تحفۂ ثواب

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

ادارۂ مسعودیہ کراچی

۶/۲، ۵_ای، ناظم آباد......کراچی

(اسلامی جمہوریہ پاکستان......۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ

قرآن کریم میں سورۂ ابراہیم کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے مرحوم والدین اور دیگر مسلمانوں کے انتقال کے بعد اُن کی مغفرت کی دعا کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اُن کے لیے اس طرح دعا کیا کرو:

''اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا''۔

مرحوم والدین اور مسلمان بھائیوں کے لیے دعا کرنے اور مغفرت طلب کرنے سے اُن فوت شدہ مسلمانوں کو یقیناً فائدہ ہوتا ہے..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہوگئیں اور وہ موجود نہ تھے' جب واپس آئے تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئیں اور میں موجود نہ تھا' اب اگر میں اُن کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اُن کو نفع پہنچے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''، پس انھوں نے عرض کیا' میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ میں اُن کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں''۔

(بخاری شریف، جلد اول، ص: ۲۶۸/ ترمذی شریف، جلد اول، ص: ۸۵)

ایک اور حدیث شریف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''جب کوئی شخص نفلی صدقہ کرے اور اُسکو اپنے والدین کی طرف (ایصال ثواب) کردے تو اُسکے والدین کو اس کا اَجر ملتا ہے اور اُس کے اَجر میں سے بھی کچھ کمی نہیں ہوتی''۔

(شرح الصدور للسیوطی، طبرانی فی الاوسط، جلد: ۷، ص: ۱۳۱)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ:

''جس گھر میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اُس کی طرف سے اُس کے مرنے کے بعد کچھ صدقہ (ایصالِ ثواب) کریں تو جبریل اُس کو نور کے طبق میں رکھ کر اُس مرنے والے کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر کہتا ہے: 'اے گہری قبر والے یہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے' اسے قبول کر'۔ پس وہ ہدیہ اُس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے جسے پا کر وہ خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس کے وہ ہمسائے غمگین ہوتے ہیں، جن کو کوئی ہدیہ نہیں پہنچتا''۔

(طبرانی شریف، شرح الصدر، تفسیر مظہری پارہ ۲۷ سورہ نجم)

انسان کی فطرت ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کر کے خوشی محسوس کرتا ہے...... جس طرح زندگی میں ہم ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں اور اپنے کاموں میں ایک دوسرے کو شامل رکھتے ہیں بالکل اسی طرح دنیا سے چلے جانے والوں کے لیے بھی جب ہم ایصالِ ثواب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے خلوص کے مطابق وہ ہدیہ اُن کو پہنچاتا ہے اور وہ اسے پا کر خوش ہوتے ہے چنانچہ ایک مقام پر سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس وقت کوئی شخص کسی میت کی نیت سے صدقہ (ایصالِ ثواب) کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم فرماتا ہے کہ 'اُس کی قبر کے پاس ستر ہزار فرشتے اس طرح ساتھ لے جا کہ سب کے ہاتھ میں نور ہوں'۔ یہ فرشتے اس صدقہ (ثواب) کو اُس مُردے کی قبر پر لے جا کر کہتے ہیں کہ: 'تجھ پر سلامتی ہو اے اللہ کے مقرب! فلاں شخص جو فلاں شخص کا بیٹا ہے نے یہ ہدیہ ثواب تیرے لیے بھیجا ہے۔ اس سے اُس کی قبر روشن ہو جاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے بے پناہ انعامات سے نوازتا ہے''۔ (بحوالہ: کفایہ شعبی)

ایک مقام پر حضور اکرم ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ:

''میری اُمت' اُمتِ مرحومہ ہے (جس پر بے پایاں رحم کیا گیا ہے' میری اُمت کے بعض) لوگ اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہونگے اور جب قبروں سے نکلیں گے تو ایک گناہ کا بوجھ بھی اُن پر نہ ہوگا یہ اس وجہ سے کہ اُن کے بعد دنیا میں زندہ مومنین اُن کے لیے دعائے استغفار کرتے رہیں گے''۔ (شرح الصدور، ص: ۱۲۸)

مولیٰ کریم ہمیں اپنے مرحومین کو اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے...... آمین

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

''جو شخص قبرستان سے گزرے، دو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر قبرستان والوں کو بخش دے، (تو نہ صرف سب قبر والوں کو برابر ثواب ہوگا بلکہ) جتنے مسلمان وہاں دفن ہونگے اُن کی تعداد کے برابر (اس پڑھنے والے کو بھی) ثواب ملے گا''۔ (کنز العمال، جلد: ۱، ص: ۲۵۵)

آج اسی حدیث کی روشنی میں ایصالِ ثواب کی محافل میں قرآن خوانی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، دیکھ کر فرمایا: انہیں عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کی وجہ اُن میں ایک چغل خور تھا اور دوسرا پیشاب سے احتیاط نہ کرتا تھا، پھر آپ نے ایک سبز شاخ لے کر اس کے ٹکڑے کیے اور ان قبروں پر رکھ دیے اور فرمایا، جب تک یہ خشک نہیں ہوں گی اُمید ہے کہ عذاب میں تخفیف رہے گی''۔ (جنتی زیور، ص: ۴۴۰)

آج قبروں پر جو پھول ڈالیاں ڈالی جاتی ہیں ان کی اصل یہی حدیث ہے...... اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اکرم ﷺ کے بتائے طریقوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

''انسان جب مرجاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں:

(۱)...... صدقۂ جاریہ (۲)...... علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں

(۳)...... نیک اولاد جو والدین کے لیے دعائے خیر کرے''

(تفسیر ابن کثیر، جلد: ۷، ص: ۴۴۰، مسلم شریف، جلد: ۲، ص: ۴۱)

یعنی انسان اپنی زندگی میں جو عمل کرتا ہے، دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی اسے اس کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مرحومین کو تحفۂ ثواب بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے ...... اپنے فضل و کرم سے ہمارے مرحومین کی بخشش و مغفرت فرمائے...... اُنہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے ...... اور بروزِ حشر اپنے حبیب ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

احقر

محمد مسرور احمد عفی عنہ، کراچی

۳۰ رنومبر ۲۰۱۲ء

☆☆☆